کہ اکثریت کے مذہب کی تعلیم کا عنصر غالب ہے اور اسلام کی تھوڑی بہت جو کچھ بھی تعلیم ہوگی وہ غضب یہ ہے کہ وہ بھی صحیح شکل و صورت میں نہیں ہوگی۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے۔ حکومت کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں دیوان سید عنایت حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم اجمیر میں درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین تھے۔ اس نسبت سے اگرچہ وہ صوفی تھے اور جمعیۃ الصوفیاء ہند کے صدر بھی تھے لیکن آج کل کے عام سجادہ نشینوں کے برخلاف شریعت کے احکام و آداب اور اتباعِ سنت کا حتی الوسع بڑا لحاظ اور خیال رکھتے تھے خود بھی بڑے اچھے عالم تھے اور علماء کا احترام کرتے اور ان سے تعلقات رکھتے تھے۔ درگاہ مذکور کا سجادہ نشین ایک چھوٹی موٹی ریاست کا مطلق العنان والی ہوتا ہے لیکن دیوان صاحب مرحوم فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کے قومی و ملی معاملات سے بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ اخلاقی اعتبار سے بڑے خوش مزاج، شگفتہ طبع، متواضع اور بڑے خلیق تھے ان کا دروازہ ہر حاجتمند کے لئے کھلا رہتا تھا۔ گفتگو بھی بڑی شیریں اور موثر ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور مدارج و مراتب بلند فرمائے۔ آمین۔

افسوس ہے پچھلے دنوں اردو زبان و ادب کی دو بڑی شخصیتیں بھی ہم سے جدا ہوگئیں۔ ایک چودھری محمد علی ردولوی اور دوسرے عبدالمجید سالک۔ چودھری صاحب اردو کے نامور ادیب، پختہ قلم اور کہنہ مشق انشاپرداز تھے۔ ایک زمانہ میں ان کی تحریریں بڑی دلچسپی اور شوق سے پڑھی جاتی تھیں۔ زباندانی کے ساتھ ان کی تحریر کا سب سے بڑا کمال یہ تھا کہ رکیک سے رکیک بات یا خیال کو اس انداز سے لکھتے تھے کہ ذوقِ سلیم کو گھناؤنی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ "اتالیق بی بی" "گنگوں فقیر محمد علی شاہ" ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد افسانے اور دو چار اور کتابیں بھی ان کی یادگار ہیں۔ طبعاً بڑے ہنسوڑ، زندہ دل اور شگفتہ انسان تھے۔ تعلقہ دار ہونے کی وجہ سے زندگی بڑے عیش و آرام میں گذاری۔ آخر عمر میں خوفِ خدا کا ان پر بڑا غلبہ ہوگیا تھا۔ نماز تو خیر پابندی سے پڑھنے ہی لگے تھے اور حج بھی کر آئے تھے۔ مگر آخرت کے ڈر سے سہمے رہتے تھے۔ اگرچہ خاندانی طور پر بلحاظ فرقہ شیعہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن تعصب ان میں نام کو بھی نہ تھا۔ اہل سنت والجماعت کا کلمہ اور نماز انھیں کے طریقہ پر پڑھتے تھے۔ اسی سلسلہ میں "میرا مذہب" کے نام سے انھوں نے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ خاتمہ بھی ایسا ہی اچھا ہوا۔ ۲۰ تاریخ کو بروز پنجشنبہ درود شریف پڑھتے اور اللہ کے نام کا ورد کرتے کرتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔